مصباح الظلام فی حیات سیدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام

وقائع حیات سیدنا حضرت

عیسی علیہ السلام

از قلم

جناب حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب

﴿مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر﴾

شائع کردہ

حکیم الامت اکیڈمی مانچسٹر

HAKEEM UL UMMAT ACADEMY

P.O. Box No. 35 - Manchester M16 7AN U.K.

مصباح الظلام فی حیات سیدنا عیسی علیه الصلوة والسلام

وقائع حیات سیدنا حضرت

عیسی علیہ السلام

از قلم

جناب حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب

﴿مدیر ماهنامه الهلال مانچسٹر﴾

ناشر ......حکیم الامت اکیڈیمی

HAKEEM UL UMMAT ACADEMY

P.O. BOX 36 MANCHESTER M16 7AN

ENGLAND

نام کتاب	وقائع حیات سیدنا حضرت عیسی علیہ السلام
نام مؤلف	حافظ محمد اقبال رنگونی (مدیر ماہنامہ الھلال مانچسٹر)
ناشر	حکیم الامت اکیڈیمی مانچسٹر
تعداد	ایک ہزار
صفحات	۱۱۲
کمپوزنگ	حافظ محمد اقبال

ملنے کا پتہ

> HAKEEM UL UMMAT ACADEMY P.O. BOX 36 MANCHESTER M16 7AN (U.K)
> Masjid imdadia 26 Blackburn Street old trafford Manchester 16 9LJ
> Islamic Dawah Academy 120 Melbourne Road Leicester L32 (U.K)
> Imam Abu Yusuf Academy 85 Walmersley Road Bury (U.K)
> KhatmeNubuwwat Academy 387 Katrine Road Forest Gate LondonE78LT
> Islamic Academy Upper Brook Street Manchester M13 9TD

Tel 0161 232 9851

پاکستان میں ملنے کا پتہ

حافظ عبدالرحیم......۳ الف 2/3 ناظم آباد نمبر۳ کراچی ۱۸
صدیقی ٹرسٹ المنظر اپارٹمنٹس ۴۵۸ گارڈن ایسٹ نز دلسبیلہ چوک کراچی

(الکوکب الدراری فی شرح البخاری ج ۱۴ ص ۸۸)
اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ قادیانیوں کے اس فریب میں کوئی وزن نہیں کہ حضرت عیسٰی انجیلی احکامات پر عمل کریں گے اور اہل ایمان کو مسجدوں کے بجائے کلیسا کی طرف لے جائیں گے اور خانہ کعبہ کے بجائے بیت المقدس کی طرف رخ کرائیں گے یاد رکھئے آپ کا ہر عمل شریعت محمدی کے مطابق ہوگا اور آپ اسی کی رو سے فیصلہ کریں گے حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (۱۳۶۲ھ) نے اپنے ایک وعظ میں اس موضوع پر گفتگو فرماتے ہوئے ایک علمی اشکال کا بڑا عمدہ جواب دیا ہے۔ آپ اللہ کے ہاں ''اسلام کی مقبولیت'' کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ

مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ کے لئے ہم نے اسی اسلام کو پسند کیا ہے یہ دنیا سے کبھی زائل نہ ہوگا کوئی اسکا مٹانے والا نہیں۔ کوئی اسکا ناسخ نہیں جیسے اور ادیان یکے بعد دیگرے منسوخ ہوتے گئے یہ ایسا نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا۔ سو یہ خبر بقاء الی یوم القیامہ کی تصریح آج ہی ارشاد فرمائی گئی اگرچہ ختم نبوت کی خبر سے لزوماً یہ بھی معلوم ہو گیا تھا

یہاں شاید کسی کو وہم ہو کہ عیسٰی علیہ السلام تو آخر زمانہ میں آویں گے اور وہ اپنے خاص احکام جاری کریں گے مثلاً جزیہ کا قانون اٹھادیں گے جو کہ حکم اسلامی ہے خنزیر کی نسل کو مٹادینے کا حکم فرماویں گے اور یہ سب ظاہراً نسخ ہے؟

جواب یہ ہے کہ عیسٰی علیہ السلام اس حیثیت سے نہ آویں گے کہ ان کو اس وقت نئی نبوت یا شریعت اسلامیہ کے خلاف کوئی شریعت عطا ہوگی۔ لا نبی بعدی کے یہی معنی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی جدید نبوت یا شریعت اسلامیہ کے خلاف کوئی شریعت عطا نہ ہوگی۔ یہ مطلب نہیں کہ کوئی پہلے کی نبوت عطا کیا ہوا نبی بھی شریعت اسلامیہ کا متبع ہو کر بھی دنیا میں نہ آوے گا۔ عیسٰی علیہ السلام تو پہلے سے نبی تھے اور شریعت اسلامیہ ہی کے تابع ہو کر تشریف لائیں گے ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنا اور متبع ہو کر آنا لا نبی بعدی کے خلاف نہیں سو وہ آکر حضور ﷺ ہی کی شریعت کے موافق عمل کریں گے تو لا نبی کے معنی یہ نہیں کہ کوئی پرانا نبی بھی حضور ﷺ کے دین کی خدمت کیلئے نہ آوے گا۔ غرض حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل بھی ہونگے اور اس وقت نبی بھی ہونگے۔ مگر اعطائے نبوت ان کے لئے پہلے ہو چکی ہے اور آپ علیہ السلام نیابت کے طور پر آویں گے نہ کہ مستقل بن کر اور حاکم ہو کر بلکہ حضور ﷺ کے محکوم ہو کر آویں گے اس میں تو حضور ﷺ کی اور فضیلت بڑھ گئی کہ نبی بھی حضور ﷺ کے خادم ہونگے۔ حدیث میں ہے لو کان موسی حیاء لما و سعه الا اتباعی کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو وہ سوائے میرے اتباع کے اور کچھ نہ کرتے آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا لسلبت نبوته کہ ان کی نبوت چھن جاتی بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ متبع ہو کر رہتے غرض رضیت لکم الاسلام کے یہ معنی ہوئے کہ ہم نے ہمیشہ کے لئے اسی دین کو پسند کیا

پس حدیث میں جو ہے کہ عیسی علیہ السلام نازل ہو کر جزیہ کو موقوف کردیں گے اور اس وقت دو ہی باتیں رہ جائیں گی یا اسلام لاؤ یا قتال کرو تو نسخ نہیں ہے بلکہ اس وقت شریعت محمدیہ کا یہی قانون ہوگا جس کو عیسی علیہ السلام جاری فرمادیں گے اور بڑے مزہ کا لطیفہ ہے کہ عیسائی لوگ مسئلہ جہاد کے اوپر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے اس مد کو کیوں کر رکھا؟ میں کہتا ہوں کہ اپنے پیغمبر ہی سے پوچھو وہ عنقریب آنے والے ہیں۔ فانتظر و ا انا منتظرون......... حضور ﷺ نے تو پھر بھی تمہاری رعایت کی ہے کہ جزیہ دے کر جان بچاسکتے ہو عیسی علیہ السلام کے عہد میں دو ہی باتیں ہونگی یا اسلام یا سیف .... غرض عیسی علیہ السلام حکم اسلامی قدیم کو منسوخ نہ فرماویں گے کہ پہلے جزیہ کا حکم تھا اور اب اس کو اٹھاویں گے یا کہ ان کو ناسخ کہا جائے۔

پھر رضیت لکم الا سلام دینا ای تا بیدا پر شبہ کیا جائے کہ تابید (ہمیشہ کے لئے) تو جب ہوتی کہ اسلام کا ہر حکم قیامت تک رہتا......سو جواب ظاہر ہے کہ اس حکم کو عیسی علیہ السلام نے منسوخ نہیں کیا بلکہ حضور ﷺ ہی نے منسوخ کیا ہے پس حدیث میں یضع الجزیه خبر بمعنی انشاء ہے یعنی حضور ﷺ نے خود ہی یہ حد مقرر فرمائی کہ اے عیسٰی جب تم آؤ اس وقت کفار کے ساتھ یہ معاملہ برتنا اسکی مثال ایسی ہے کہ طبیب نے کسی مریض کو مسہل دیا اور اس سے کہہ دیا کہ مسہل لینے کے بعد یہ ٹھنڈا پانی پینا تو اب مریض جو ٹھنڈا پانی پیتا ہے یہ اسکی ایجاد نہیں بلکہ طبیب ہی کا کہنا پورا کرتا ہے۔ طبیب ہی نے بتلا دیا تھا کہ تین روز کے بعد تبرید (ٹھنڈک) تجویز ہوگی اسی طرح عیسی علیہ السلام کو حکم ہے کہ اس وقت آپ جزیہ کو موقوف کردیں عیسی علیہ السلام اپنی طرف سے ایجاد نہیں کریں گے بلکہ آپ ہی کے فرمان کو بجالاویں گے۔ (محاسن اسلام ص ۹۵)

آپ ایک اور وعظ میں فرماتے ہیں

حضرت عیسی علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں گے تو آپ ہی کی شریعت کا اتباع کریں گے۔ (وعظ الظہور ص ۶۵)

آپ کا یہ بیان بھی دیکھیں

حضرت عیسی علیہ السلام بعد نزول الی الارض کے وجوبا آپ کا اتباع فرمائیں گے (وعظ الرفع والوضع ص ۵۳)

محدث کبیر حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی قدس سرہ (۱۳۸۵ھ) لکھتے ہیں

حضرت عیسی علیہ السلام کا بنی اسرائیل کے لئے صاحب شریعت رسول ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے اور ان پر امت کو ایمان لانا یہ ان کی رسالت کا حق ہے جو پہلے بھی تھا اور آج بھی ہے لیکن آنحضرت ﷺ کے بعد چونکہ شریعت صرف آپ کی شریعت ہے اس لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی آکر اسی کا اتباع فرمائیں گے بلکہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب تورات بھی آجائیں تو ان کیلئے بھی شریعت یہی شریعت ہوگی اگر

کوئی کامل سے کامل رسول کسی بڑی شریعت کا اتباع کرتا ہے تو اس سے اس کی نبوت ورسالت میں ذرہ برابر بھی کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا بہت سے انبیاء علیہ السلام گذرے ہیں جن کی اپنی کوئی شریعت ہی نہ تھی لیکن پھر خدا تعالیٰ کے نبی کہلائے پھر جو شریعت کہ سب شرائع کی جامع ہوا گر کوئی رسول آ کر اس کی اتباع کرتا ہے تو اس میں اس کی رسالت کے خلاف بات کیا ہے لہذا یہ سوال کتنا نا معقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو کیا رسالت کی صفت ان سے سلب کر لی جائے گی۔ جی نہیں وہ رسول ہی ہونگے اور جس طرح ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح اس وقت بھی ایمان رکھیں گے صرف اتباع شریعت کا مسئلہ ہے تو جب ہر رسول کی اپنی شریعت میں نسخ ومنسوخ ہونے سے اس میں کوئی فرق نہیں آتا اسی طرح اگر ایک شریعت منسوخ ہو کر دوسری شریعت آجائے تو اس سے بھی اس میں کوئی فرق نہیں آتا اس کے کمالات وہی ہیں اس پر ایمان رکھنا اسی طرح ضروری ہے اور جس شریعت کی وہ دعوت دے اس کی اتباع ہر وقت لازم ہے پس پہلے زمانے میں ان کی شریعت انجیل تھی اور نزول کے بعد اب ان کے لئے قرآن شریعت ہوگا جب وہ شریعت انجیل کے داعی تھے اس وقت قرآن کریم نہ تھا اور جب وہ تشریف لائیں گے تو اس سے پہلے انجیل منسوخ ہو چکی ہوگی اور ان کے سامنے قرآن شریعت ہوگی لہذا وہ خود بھی اس کا اتباع فرمائیں گے کسی خاص شریعت کے خاص خاص احکام یا شریعت کے منسوخ ہو جانے سے رسالت کے مسلوب ہونے نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (ترجمان السنہ ج۳۔ص۵۸۹)

سو یہ بات اپنی جگہ برحق ہے کہ حضرت عیسی روح اللہ علیہ السلام اپنی دوبارہ تشریف آوری پر اسی شریعت (شریعت محمدی) کا اتباع کریں گے اسی پر چلنے کی دعوت دیں گے اور آپ اسی شریعت کی دی تعلیمات اور ہدایات کے مطابق فیصلہ کریں گے

☆......حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کی حکمتیں

﴿سوال﴾ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ سے زائد انبیاء کرام میں سے صرف حضرت عیسی علیہ السلام کو ہی اس بات کے لئے کیوں منتخب کیا کہ انہیں زندہ آسمانوں پر اٹھالیا اور قرب قیامت آپ کو دوبارہ نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا آپ کے نزول میں کیا حکمت و مصلحت ہو سکتی ہے؟

﴿الجواب﴾ اللہ تعالی حکیم مطلق ہیں اس کی حکمتوں کو کوئی نہیں جان سکتا تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة یہ الگ بات ہے کہ اس کی حکمتوں کو ہم پوری طرح نہ پا سکیں تاہم بعض محدثین عظام اور حکماء اسلام نے حضرت عیسی علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے اسرار اور اس کی حکمت بیان فرمائی ہے جس سے اللہ تعالی کی قدرت اور اس باب میں اس کی حکمت پر کچھ روشنی دلوں کے اطمینان کا باعث بنتی ہے محدث شہیر حضرت امام علامہ حافظ بدر الدین محمود بن احمد العینی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں

قال قلت مالحكمة فى نزول عيسى عليه الصلاة والسلام و الخصوصية به ؟ قلت فيه وجوه ﴿الاول﴾ للرد على اليهود فى زعمهم الباطل انهم قتلوه و صلبوه فبين الله تعالى كذبهم و انه هو الذى يقتلهم ﴿الثانى﴾ لاجل دنو اجله ليدفن فى الارض اذ ليس لمخلوق من التراب ان يموت فى غير التراب ﴿الثالث﴾ لانه دعا الله تعالى لما راى صفة محمد صلى الله عليه وسلم و امته ان يجعل منهم فاستجاب الله دعائه و ابقاه حيا حتى ينزل فى آخر الزمان و يجدد امر الاسلام فيوافق خروج الدجال فيقتله ﴿الرابع﴾ لتكذيب النصارى و اظهار زيغهم فى دعواهم الا باطيل و قتله اياهم ﴿الخامس﴾ ان خصوصية بالامور المذكورة لقوله صلى الله عليه وسلم ان اولى الناس بابن مريم ليس بينى و بينه نبى وهو اقرب اليه من غيره فى الزمان و هو اولى بذلك (عمدہ القاری ج۱۶ص۳۹)

☆......(ترجمہ) اگر کہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے میں کیا حکمت ہے اور ان کی خصوصیت کی کیا وجہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کئی وجوہات ہیں

﴿اول﴾۔ یہ کہ آپ کے نزول سے یہود کے اس باطل خیال کا رد کرنا مقصود ہے کہ انہوں نے عیسیٰ کو قتل کر دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹ واضح کر دیا اور بتا دیا کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی یہود کو قتل کریں گے

﴿دوم﴾ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وقت موعود قریب آجانے کی وجہ سے ان کو نازل کیا گیا تاکہ آپ کی موت واقع ہو اور آپ زمین میں دفن ہوں کیونکہ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے اس کی موت بھی زمین کے سوا کسی دوسری جگہ نہیں ہو سکتی

﴿سوم﴾ یہ کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی (عالیشان) صفت دیکھیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو بھی اس امت میں شامل فرمادے پس اللہ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ان کو آسمان پر زندہ کھا یہاں تک کہ آخری زمانہ میں نازل ہونگے دین اسلام کی تجدید کریں گے اس وقت دجال نکلا ہوا ہوگا آپ اس کو قتل کریں گے

﴿چہارم﴾ یہ کہ آپ کا نزول عیسائیوں کی تکذیب اور ان کے باطل دعووں کی کجی کے اظہار اور ان کے مٹانے کے لئے ہوگا۔

﴿پنجم﴾ یہ کہ ان امور مذکورہ میں آپ کی خصوصیت کی وجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے زیادہ تعلق عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے ہے